کے بارے میں فیصلے کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ مولوی فتح اللہ شہید نے زہڑک۔ کنڈو۔ سٹ کنڈو۔ زرمت۔ گردیز۔ خوست۔ گوگن۔ لیژاں۔ باڑی اور دیگر بے شمار مقامات پر روسیوں کے خلاف جہاد میں بنفسِ نفیس حصہ لیا اور کئی معرکوں کی براہ راست کمان بھی کی۔

ژوار مرکز کی تعمیر کے لئے جو ٹیم بنائی گئی تھی۔ مولوی فتح اللہ اس کے اہم ترین رکن تھے انہوں نے ہی گردیز کے پورے علاقے کا سروے کیا۔ اور موجودہ جگہ کا بحیثیت اس مرکز کے انتخاب کیا۔ جو آج افغانستان کا سب سے بڑا اور بفضل تعالیٰ سب سے مضبوط مرکز ہے۔

مولوی فتح اللہ حقانی مجاہدین کے درمیان انتہائی واجب الاحترام حیثیت کے مالک تھے۔ انتہائی کم گو دیکھنے میں مرنجان مرنج حلقۂ یاراں میں بریشم کی طرح نرم اور رزم حق و باطل میں فولاد کی طرح سخت وہ ایسے مجاہد اور عالم دین تھے۔ کہ جن کے روز و شب آہِ سحر گاہی اور نالۂ نیم شبی میں گزرے تھے۔ دبلے پتلے اور درمیانی قد کے اس عظیم مجاہد کا جسم اپنے اندر بڑی توانا روح رکھتا تھا۔ موٹے موٹے شیشوں سے جھانکتی ہوئی ان کی بڑی اور روشن آنکھیں اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ اپنے مخاطب کا دل موہ لیتی تھیں۔ ہر فرد سے ملتے وقت اپنی بانہیں کشادہ کرکے اسے سینے سے لگاتے۔ اور دیر تک اس کا حال احوال پوچھتے۔

۱۳ ستمبر جمعہ کا روز تھا۔ جو دو روز قبل فریضۂ حج کی ادائیگی سے واپس لوٹے تھے۔ لیژاں کے مرکز پر واقع ایک بلند مورچے میں اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ جن میں سعید خیل کے علاقے کے کمانڈر شاہ معین اور میراں شاہ میں مجاہدین کے دفتر انچارج مولوی صالح محمد (طالب محمد فانی) شامل تھے۔ جنگی حکمت عملی کے بارے میں تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ بمباری پوری شدت سے جاری تھی۔ اور قریب ہی واقع دشمن کی چھاؤنی اور اس کے حملہ آور کنوائے سے ٹینکوں، توپوں اور مارٹر کی گولہ باری سے پہاڑوں کی چٹانیں ریزہ ریزہ ہو رہی تھیں۔ مولانا فتح اللہ بمباری کی شدت سے بے نیاز اپنے سامنے پورے علاقے کا نقشہ پھیلائے مجاہدین اور دشمنوں کی پوزیشنوں کا جائزہ لے رہے تھے کہ ناگہاں MM107 مارٹر توپ کا ایک گولہ عین مورچے میں آ گرا۔ اور مولوی فتح اللہ اپنے دو عظیم ساتھیوں کے ساتھ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا طالب محمد حقانی شہید

اب کاوشِ محروم تجھے ڈھونڈ رہی ہے
اک تو ہی تو سرمایۂ خونی جگراں تھا

آپ نے دس سال کا طویل عرصہ دارالعلوم حقانیہ میں گذارا۔ مورخہ ۲۹ رشوال ۱۴۰۳ھ کو فارم داخلہ پر کیا۔ نام

اور مکمل پتہ۔ طالب محمد ولد عبید ملوک۔ مقام مندوزی۔ ڈاک خانہ دہقانہ اسمٰعیل خیل۔ ضلع گردیز۔

سنہ وار کتب مقرورہ کی تفصیل یہ ہے۔

۱۳۸۴ھ۔ کافیہ۔ مرقاۃ۔ مجموعہ منطق۔ ایساغوجی ۱۳۸۵ھ شرح جامی۔ کنز اولین۔ شرح تہذیب۔ اصول الشاشی

۱۳۸۶ھ مختصر المعانی۔ نورالانوار۔ قطبی، مقاماتِ حریری ۱۳۸۷ھ مطول بسلم السلوم متنبی۔ میبذی۔ رشیدیہ

۱۳۸۸ھ۔ شرح عقائد۔ صدرا۔ شمس بازغہ۔ ملا حسن۔ میر زاہد۔ رسالہ قطبیہ۔ تجوید۔

۱۳۸۹ھ۔ حسامی۔ شرح جامی۔ بینی۔ تصریح شرح چغمنی۔ اقلیدس۔

۱۳۹۰ھ۔ ہدایہ صلوٰۃ۔ کنز آخرین۔ قاضی مبارک۔ ۱۳۹۱ھ۔ امو عامہ۔ بیضاوی شریف۔ تلویح توضیح۔ جلالین ج۲

۱۳۹۲ھ مشکوٰۃ شریف۔ جلالین۔ ہدایہ آخرین۔ شرح نخبۃ الفکر

۱۳۹۳ھ۔ دورہ حدیث شریف۔

ابتدائی سالوں میں آپ یہاں ایک مسجد میں رہائش پذیر تھے۔ اس کے بعد مدرسہ کے ہاسٹل میں منتقل ہو گئے نہایت ہی عابد و زاہد نیک سیرت اور محنتی تھے۔ مولانا فتح اللہ شہید اور یہ دونوں ایک ہی دارالاقامہ میں رہتے تھے۔ پھر جب افغانستان میں روسی انقلاب آیا تو آپ دونوں نے وہاں سے ہجرت کی۔ اور مجاہدانہ سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔ عملی جہاد کے ساتھ ساتھ تنظیمی امور میں بھی حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ آپ میران شاہ میں دفتر مجاہدین کے انچارج اور منتظم اعلیٰ تھے۔

مولانا طالب محمد اور مولانا فتح اللہ حقانی کی شہادت کا واقعہ ایک ساتھ پیش آیا جس کی تفصیل گذر چکی ہے۔ ان دونوں کی نماز جنازہ مولانا فتح اللہ حقانی کے بھائی مولانا عبدالرحمٰن نے یکے بعد دیگرے پڑھائی اور میران شاہ میں قبرستانِ شہداء میں ابدی نیند سو گئے ؎

رحمتِ حق تیرے مرقد پر گہرباری کرے
حشر میں شانِ کریمی نازبرداری کرے

افغانستان پر روسی جارحیت اور مؤتمر المصنفین کی اہم پیشکش
روسی الحاد
پس منظر و پیش منظر
تالیف و اشاعت ——— مؤتمر المصنفین
سوشلزم اور کمیونزم حریت اقوام، آزادی افکار کا غاصب اور دیگر مذاہب کا عظیم دشمن اور انسانی اخلاقی قدروں کا کن کن طریقوں سے باغی ہے؟ ان سب باتوں کا جواب اور کمیونزم کی فکری نشوونما، جنگ اقتدار، مظالم اور چیرہ دستیوں، نیز مستقبل کے ناپاک عزائم کا تحقیقی اور تفصیلی جائزہ۔
اہم ابواب کی ایک جھلک جبکہ ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے
۱۔ محرکات و عوامل
۲۔ سوشلزم کا فکری سفر
۳۔ عملی سرگرمیاں اور جنگ اقتدار
۴۔ سوشلزم کی چیرہ دستیاں
۵۔ مذہب و اخلاق دشمنی
۶۔ سامراجی تسلط۔ روس اور افغانستان، پاکستان اور سوشلزم
افغانستان پر ظالمانہ یلغار کے بعد روس پاکستان کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ آئیے عملی جہاد کے ساتھ ساتھ علمی و فکری جہاد کیلئے بھی کمربستہ ہو جائیں — ایک بھیانک اور مکروہ چہرہ جسکو بے نقاب کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے
بلاشبہ اس موضوع پر ایک مستند اور تحقیقی کتاب
جس کیلئے صدہا مآخذ کو کھنگالا گیا ہے۔
قیمت ۱۴ روپے صفحات دو سو کاغذ و طباعت عمدہ۔ تبلیغ کے لئے سو نسخوں پر ۳۳ فیصد رعایت
آج ہی طلب فرمائیں